جب میں خود زندگی سے مایوس تھا

تحریر......اکرام اللہ طارق

امجد صدیقی سے میری پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب میں خود زندگی سے مایوس ہوچکا تھااور دیارِ غیر میں ہسپتال کے بستر پڑا آنے والے وقت کے خوف میں جکڑا تھا۔ تب اللہ نے اس شخص کو میری نئی زندگی کی نوید بنا کربھیجا۔

میری اور امجد صاحب کی زندگی میں ایک چیز جو مشترک ہے وہ بوجہ حادثہ ایک جسمانی صلاحیت سے محرومی ہے جس کا سامنا ہم نے ساری عمر کیا مگر صبر وحوصلے میں صدیقی صاحب کئی درجے آگے ہیں۔

زندگی کی ہر مشکل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کرنا صدیقی صاحب نے مجھے سکھایا۔ جب میں اس سانحے سے گزرا تو ہوش وحواس میں آنے کے کئی دن بعد اس شش وپنج میں رہا کہ نجانے کبھی اپنے پاؤں پر چل پاؤں گا بھی یا نہیں اور ایک روز میرے پاس ایک شخص وہیل چیئر پر آیا اور میرا احوال جاننے کے بعد مجھے صاف لفظوں میں بتایا کہ لوگوں کے جھوٹے دلاسوں میں آنے کی بجائے مجھے ہمت کرنا ہوگی مگر میرے دل کو تسلی ان کے لفظوں سے زیادہ ان کے خود کو عملی نمونے کے طور پر پیش کرنے پر ہوئی۔ جس شخص کو میں نے اس دن سے پہلے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا اس نے میری آنے والی پوری زندگی کو اپنے حوصلے اور درد دل کے باعث بدل کر رکھ دیا۔

اصل کہانی تو وہاں سے شروع ہوئی جب میں ہسپتال سے فارغ ہوا اس وقت بھی صدیقی صاحب نے میرا ہاتھ تھام کر رکھا اور عملی زندگی میں قدم جمانے میں میری بھرپور معاونت کی۔ انسان جب کسی محرومی سے گزر رہا ہوتا ہے تو ہمدردی جتانے والے بہت مل جاتے ہیں مگر ساتھ دینے والے خال خال ہی ملتے ہیں۔ صدیقی صاحب میں اللہ نے یہ وصف رکھا ہے۔

میرا اور صدیقی صاحب کاساتھ**35**سال پرانا ہے۔ اتنے سالوں میں میں نے صدیقی صاحب کو زندگی کی ہر مشکل کا سامنا حوصلے سے کرتے دیکھا اور اسے اپنے لئے مشعل راہ بھی بنایا۔ ہاں مگر مصیبت زدگان کی مدد کا جذبہ اور ان کے لئے جو درد وہ اپنے دل میں رکھتے ہیں اس پائے تک تو میں شائدکبھی نہیں پہنچ پاؤں۔مگر اللہ سے یہی دعا ہے اللہ ان کو سلامت رکھے اور ان کو ان کی نیکیوں کی جزاددیں۔ آمین۔

اکرام اللہ طارق

سعودی عرب